

## 98528 - پیشگی زکاة کی ادائیگی ، اور اسلامی بینک میں موجود رقم کی زکاة ادا کرنے کا طریقہ

### سوال

سوال: میری رقم اسلامی بینک میں پڑی ہوئی ہے، کیا میں اس رقم کی سال گزرنے سے پہلے پیشگی زکاة ادا کر سکتا ہوں؟ یعنی جب بھی مجھے منافع دیا جائے تو میں اس کی زکاة دے دوں؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے خدشہ ہے کہ جب زکاة کا وقت آئے تو میرے پاس کچھ بھی نہ ہو، اور یہ بھی بتلا دیں کہ زکاة صرف رأس المال پر ہے یا منافع پر بھی ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

### اول:

کسی بھی مسلمان کو سودی بینکوں میں اپنا سرمایہ نہیں رکھنا چاہیے، اور ایسے بینکوں میں بھی سرمایہ نہیں رکھنا چاہیے جو نام کے تو اسلامی ہیں لیکن کام میں اسلامی نہیں ہیں، اس لیے ایسے بینکوں کے نام بھی حقائق کے مطابق ہی ہونے چاہییں، لہذا اگر بینک کا نام اسلامی ہے تو کسی صورت میں لین دین وہاں نہیں ہونا چاہیے اس کیلئے شرعی قوانین کے مطابق سرمایہ کاری ہو اور منافع بھی شرعی نظام کے تحت ہی تقسیم کیا جائے، تو ایسی صورت میں سرمایہ کاری کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (47651) کا جواب ملاحظہ کریں۔

### دوم:

پیشگی زکاة کی ادائیگی کے بارے میں صحیح موقف یہی ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے، یہی موقف جمہور علمائے کرام کا ہے، تاہم افضل یہی ہے کہ زکاة وقت سے پہلے بغیر کسی وجہ کے ادا نہ کی جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"زکاة واجب ہونے سے پہلے لیکن سبب وجوب کے پائے جانے کے وقت زکاة پیشگی ادا کرنا جمہور علمائے کرام کے نزدیک جائز ہے جن میں ابو حنیفہ، شافعی اور احمد شامل ہیں، چنانچہ جانوروں، سونے چاندی، اور سامان تجارت کی زکاة نصاب پورا ہونے پر پیشگی ادا کی جا سکتی ہے" انتہی

"مجموع الفتاوی" (25 / 85 ، 86)

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں:

"زکاة کے مالی سال سے ایک یا دو سال قبل بھی زکاة ادا کی جا سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے کی ضرورت ہو، یا فقراء و مستحقین کو ماہانہ بنیاد پر زکاة کا مال دینا مقصود ہو" انتہی  
 شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد الرزاق عفیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان -  
 "فتاویٰ اللجنة الدائمة" (9 / 422)

اسی طرح شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا کہ:

"متعدد سالوں کی زکاة مصیبت زدہ اور مشکلوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کیلئے پیشگی ادا کرنا کیسا ہے؟"  
 تو انہوں نے جواب دیا:

"ایک سال سے زیادہ کی زکاة پیشگی ادا کرنا صحیح موقف کے مطابق جائز ہے، زیادہ سے زیادہ دو سال کی زکاة پیشگی ادا کی جا سکتی ہے، اس سے زیادہ جائز نہیں ہے، تاہم سب سے افضل یہی ہے کہ وقت سے پہلے زکاة ادا نہ کی جائے، البتہ اگر کہیں قحط سالی ہو، یا جہادی ضروریات یا کوئی اور مسائل درپیش ہوں تو اس وقت ہم کہیں گے کہ پیشگی زکاة ادا کر دی جائے، کیونکہ بسا اوقات غیر افضل کام بیرونی عوامل کی وجہ سے افضل بھی بن جاتا ہے، چنانچہ افضل یہی ہے کہ وقت پر ہی زکاة ادا کی جائے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ انسان کا مال وقت آنے سے پہلے تلف ہو جائے یا کسی اور طرح ضائع ہو جائے۔"

تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ اگر زکاة کا وقت آنے پر مال ادا شدہ مال سے زیادہ ہو گیا تو اس کی زکاة لازمی طور پر ادا کرنا ہوگی" انتہی  
 "فتاویٰ شیخ ابن عثیمین" (18/328)

سوم:

رأس المال اگر نصاب کو پہنچتا ہو اور اس پر سال گزر جائے تو رأس المال سمیت منافع کی زکاة بھی ساتھ ہی ادا کی جائے گی، یہاں سال گزرنے سے مراد ہجری سال ہے۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"میرے پاس 15000 ریال ہیں، میں نے یہ رقم ایک آدمی کو منافع نصف نصف کی بنیاد پر تجارت کیلئے دی، تو کیا اس مال پر زکاة ہے؟ کس میں سے زکاة ادا کی جائے گی؟ رأس المال سے یا منافع سے، یا پھر دونوں میں سے؟ اور اگر رأس المال پر زکاة واجب ہے تو ہم نے رأس المال سے تجارت کیلئے مصلے، گھریلو سامان وغیرہ خرید لیا تھا، تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

" تجارت کیلئے مذکورہ مختص مال پر ایک سال گزرنے کے بعد زکاة فرض ہوگی، اور ایک سال کے بعد رأس المال اور منافع دونوں کی مجموعی رقم سے زکاة ادا کی جائے گی، اور اگر رأس المال سے تجارت کی غرض سے سامان خریدا گیا تو سال پورا ہونے پر اس سارے سامان کی موجودہ قیمت لگائی جائے گی، اور منافع سمیت مجموعی رقم میں سے 2.5٪ زکاة اس میں سے ادا کی جائے گی" انتہی

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز - شیخ عبد الرزاق عفی فی - شیخ عبد اللہ بن غدیان -  
 " فتاوی اللجنۃ الدائمۃ " ( 9 / 356 ، 357 )

اسی طرح انہوں نے ایک جگہ یہ بھی کہا ہے کہ:

" رأس المال پر اگر سال گزر جائے تو رأس المال کیساتھ منافع کی زکاة بھی ادا کرنا ہوگی، اور منافع کیلئے الگ زکاة کا سال شمار نہیں ہوگا، بلکہ رأس المال کا سال ہی منافع کا سال ہے" انتہی  
 شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز - شیخ عبد الرزاق عفی فی - شیخ عبد اللہ بن غدیان -  
 " فتاوی اللجنۃ الدائمۃ " ( 9 / 356 ، 357 )

ہم سائل محترم کو بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر اسلامی بینک اپنے صارفین کی زکاة خود ہی منہا کرتا ہے تو پھر بینک کے معتمد اور شرعی مصارف میں زکاة صرف کرنے پر ان کی زکاة ادا ہو جاتی ہے، چنانچہ جو مال وغیرہ اس کے پاس موجود ہے بینک میں نہیں ہے صرف اس کی زکاة اسے دینا ہوگی۔

واللہ اعلم.